تاریخ وسیر

جناب عبدالرشید عراقی

(آخری قسط)

تذکرۃ المحدثین (۸)

امام ولی الدین تبریزی:

ولادت ـــــ وفات ۷۳۷ھ

محمد نام ابوعبداللہ کنیت اور ولی الدین لقب ہے مگر خطیب تبریزی کے نام سے معروف و مشہور ہوتے ان کے سن ولادت کے متعلق تاریخ اسلام خاموش ہے۔

اساتذہ:

اساتذہ میں صرف ایک نام شیخ علامہ حسین بن محمد بن عبداللہ طیبی کا ملتا ہے۔ جن کے ایماء پر آپ نے اپنی مشہور کتاب مشکوٰۃ المصابیح مرتب کی۔

حافظ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں:

"علامہ طیبی نے اپنے ایک شاگرد کو امام بغوی کی مصابیح کو مختصر کرنے کا حکم دیا اور اس کا نام مشکوٰۃ رکھا اور اس کی ایک مبسوط شرح لکھی۔"

(الدرر الکامنہ ج ۲ ص ۶۲)

تلامذہ:

جس طرح اساتذہ میں آپ کے صرف ایک شیخ کا نام ملتا ہے۔ اس طرح تلامذہ میں بھی صرف ایک شاگرد کا نام ملتا ہے اور وہ ہیں امام الدین علی بن مبارک۔ جیسا کہ امام ولی اللہ دہلوی (م ۱۱۷۶ھ) اور شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی (م ۱۲۳۹ھ) نے اس کی تصریح کی ہے۔ (عجالہ نافعہ ص ۶۳)

علم وفضل:

علم و فضل میں ایک ممتاز مقام کے حامل تھے۔

ملا علی قاری حنفی فرماتے ہیں کہ:

"وہ علم و فضل اور حقائق و دقائق کا بحر بیکراں تھے"
(مقدمہ مشکوٰۃ)

زہد و ورع:

زہد و ورع، دین و تقویٰ میں بھی اعلیٰ درجہ کے مالک تھے اور اس کا اعتراف آپ کے شیخ علامہ حسین بن محمد عبد اللہ طیبی کو بھی ہے۔ اور ملا علی قاری نے بھی آپ کے زہد و تقویٰ کا اعتراف کیا ہے۔

فقہی مسلک:

فقہی لحاظ سے آپ امام شافعی کے مسلک سے وابستہ تھے۔

وفات:

آپ کے سن وفات کے متعلق صحیح علم نہیں مگر مشکوٰۃ کی ترتیب و تالیف ۷۳۷ھ میں ہوئی۔ اس لیے آپ کی وفات ۷۳۷ھ یا اس کے بعد ہے۔

تصانیف:

تصانیف میں آپ کی صرف ایک کتاب مشکوٰۃ المصابیح کا پتہ چلتا ہے۔

مشکوٰۃ المصابیح آپ کی شہرۂ آفاق کتاب ہے اور کتب حدیث میں ایک اہم مقام کی حامل ہے۔ مدارس عربیہ میں اس کو نصاب میں داخل کیا گیا ہے۔

مشکوٰۃ المصابیح صحاح ستہ اور دوسری مستند کتب حدیث کا مجموعہ ہونے کی بنا پر خود بھی بہت معتبر سمجھی جاتی ہے۔ خطیب نے اس کی ترتیب اور تالیف میں امام بغوی کی مشہور کتاب "مصابیح السنہ" پر اعتماد کیا ہے۔ مشکوٰۃ المصابیح دراصل امام بغوی کی مصابیح السنہ کے لیے تکملہ اور ذیل کی حیثیت رکھتی ہے۔ خطیب نے اس کو اپنے استاد علامہ طیبی کے ایما و مشورہ سے مرتب کیا۔

گو مشکوٰۃ المصابیح مصابیح السنہ کا تکملہ ہے۔ تاہم ان میں کہیں کہیں حذف و اضافہ سے کام لیا گیا ہے اور اس سے ان دونوں کتابوں میں خاصا فرق آ گیا ہے۔ احادیث کی تعداد بھی مشکوٰۃ المصابیح میں زیادہ ہو گئی ہے۔

مولانا ضیاء الدین اصلاحی لکھتے ہیں:

"امام بغوی نے اختصار کے خیال سے سندیں حذف کر دی تھیں اور راویوں کے

حوالے بھی نہیں لاتے تھے۔ خطیب ترمذی نے حوالے بھی دیے ہیں اوران صحابہ رضی اللہ عنہ کے نام بھی تحریر کیے ہیں جن سے حدیثیں مروی ہیں۔ اس وجہ سے ہر حدیث کا ماخذ بھی معلوم ہو جاتا ہے اور اس کی صحت و قوت اور درجہ و مرتبہ کا بھی پتہ چل جاتا ہے۔" (تذکرۃ المحدثین ج ۲ ص ۴۵۴)

امام بغوی نے مصابیح السنہ کی دو فصلیں قائم کی تھیں لیکن خطیب نے ترتیب بدل دی ہے آپ نے دو کی بجائے تین فصلیں قائم کی ہیں۔ پہلی فصل میں امام بغوی کی طرح صحیحین کی روایتیں درج کی ہیں۔ دوسری فصل میں ائمہ صحاح ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ اور دارمی کے علاوہ امام مالک، شافعی، احمد، دارقطنی، بیہقی اور رزین بن معاویہ وغیرہ کی مرویات شامل کی ہیں اور تیسری فصل میں جو امام بغوی کے یہاں نہیں ہے خطیب نے اس کا اضافہ کیا ہے اس میں خطیب نے مقررہ شرطوں کے مطابق اس کے ابواب کے ہم معنی سلف و خلف سے منقول الحاقات درج کیے ہیں (دیباچہ مشکوٰۃ)

استدراک:

مشکوٰۃ المصابیح میں کہیں کہیں امام بغوی پر استدراک بھی کیا گیا ہے۔ جیسا کہ خطیب لکھتے ہیں:

"اگر تم کو مشکوٰۃ کی پہلی اور دوسری فصلوں میں اصل کتاب (مصابیح) سے کوئی فرق و اختلاف نظر آئے۔ مثلاً پہلی فصل میں شیخین کے علاوہ دیگر ائمہ حدیث کی، یا دوسری فصل میں شیخین کی روایتیں درج ہیں تو اس کی وجہ یہ ہے کہ میں نے خود بھی تحقیق و کاوش کی ہے اور حمیدی کا الجمع بین الصحیحین اور ابن اثیر کی جامع الاصول کا تتبع کر کے صحیحین کے متن پر اعتماد کیا ہے۔"

(دیباچہ مشکوٰۃ)

اور دوسری جگہ اپنی تلاش و تفحص کا اس طرح ذکر کرتے ہیں:

"میں نے حدیثوں کی تلاش و جستجو اور تحقیق و تفتیش میں اپنے امکان بھر پوری جدوجہد کی۔" (دیباچہ مشکوٰۃ)

شروح و حواشی:

مشکوٰۃ المصابیح کی اہمیت و مقبولیت کا یہ بھی ثبوت ہے کہ محدثین اور علمائے فن

نے اس کے ساتھ بڑا اعتنا کیا ہے اور اس کی متعدد شرحیں، تعلیقات اور حواشی لکھے گئے ہیں۔ فارسی، اردو، انگریزی اور ترکی زبانوں میں اس کے ترجمے کیے گئے۔

ذیل میں چند ایک مشہور شروح کا مختصر تعارف پیشِ خدمت ہے:

مرقاۃ المفاتیح:

یہ عربی زبان میں مشہور حنفی عالم شیخ نورالدین علی بن سلطان بن محمد المعروف ملّا علی قاری (م ۱۰۱۴ھ) کی شرح ہے۔ یہ شرح چار جلدوں میں ہے۔ اس شرح میں پہلے کی تمام شرحوں اور حواشی کے مباحث کے علاوہ دوسرے مفید اور ضروری معلومات تحریر کیے گئے ہیں، اس حیثیت سے اس کو بہت جامع اور اہم خیال کیا جاتا ہے۔

شارح اس کے متعلق خود فرماتے ہیں:

> "چونکہ مشکوٰۃ المصابیح احادیث نبوی کی ایک جامع کتاب ہے اس لیے مجھ کو اس کے مطالعہ کا شوق پیدا ہوا اور میں نے حرم کے شیوخ سے اس کو پڑھا۔ مگر ان لوگوں کے پاس کوئی صحیح اور مستند نسخہ نہ تھا اور شارحین نے محض بعض لفظوں کو ضبط کیا تھا۔ اس لیے میں نے مختلف نسخوں سے مقابلہ و تصحیح کرکے ایک صحیح نسخہ تیار کیا اور پھر ایک لطیف شرح لکھی۔ اس میں الفاظ کو بھی ضبط کیا گیا ہے اور روایتوں کی فنی بحث و تحقیق کرکے ان کے معانی و مطالب کی تشریح کی گئی ہے۔"

(فہرست کتب خانہ خدیویہ مصر ج اص ۴۱۶ بحوالہ تذکرۃ المحدثین ج ۲ ص ۴۵۹)

لمعات التنقیح فی شرح مشکوٰۃ المصابیح:

یہ شرح عربی زبان میں ہے اور ۲ جلدوں میں ہے اور اس کے مصنف برصغیر کے نامور محدث حضرت شیخ عبدالحق دہلویؒ (م ۱۰۵۲ھ) ہیں [1]

---

[1] حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی ذات محتاج تعارف نہیں۔ آپ ایک بلند پایہ محدث، مفکر، داعی تھے۔ حضرت شیخ نے برصغیر میں اسلام کے نشوونما میں جو اعلیٰ کردار ادا کیا ہے اس سے تاریخ کا ایک طالب علم بخوبی واقف ہو سکتا ہے۔ حضرت نے جو اعلیٰ کارنامے سرانجام دیے اس کے متعلق پروفیسر عبدالرشید صدر شعبہ تاریخ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ لکھتے ہیں:

"شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ کی سب سے بڑی خدمت یہی تھی کہ انہوں نے مسلمانانِ ہند کے

حضرت شیخ نے فارسی زبان میں مشکوٰۃ کی شرح لکھی ہے (جس کا تعارف آگے آرہا ہے) تو بعض مضامین ایسے پیش آئے جن کی تشریح کو فارسی میں مناسب نہ سمجھا۔ فارسی عوام کی زبان تھی۔ بعض مباحث میں عوام کو شریک کرنا مصلحت کے خلاف تھا۔ لہٰذا جو باتیں فارسی میں قلم انداز کر دی تھیں وُہ عربی زبان میں بیان کر دیں۔

لمعات میں لغوی و نحوی مشکلات اور فقہی مشکلات کو نہایت عمدگی سے حل کیا گیا ہے لمعات کے شروع میں ایک مقدمہ بھی لکھا ہے جو نہایت جامع اور مفید ہے۔

اشعۃ اللمعات فی شرح المشکوٰۃ :

یہ بھی حضرت شیخ کی تصنیف ہے اور فارسی زبان میں نہایت جامع اور مکمل شرح ہے۔ شیخ محدث نے یہ شرح ۶ سال میں (۱۰۱۹ھ) تا ۱۰۲۵ھ) مکمل کی۔

حضرت شیخ اس کی وجہ تالیف یہ بیان کرتے ہیں :

"بعد از رجوع از حرمین شریفین زادہما اللہ تشریفاً و تعظیماً و حصول اجازت روایت حدیث از مشائخ آں دیار شریف چوں توفیق و تائید الٰہی تعالیٰ دستگیری

بکھرے ہوئے شیرازے کو درس حدیث کے ذریعے منظم کر دیا اور ان میں دینی غور و فکر کی وُہ صلاحیت ابھاریں جنھوں نے مسلمانوں کے معاشرہ میں ایک نئی جان ڈال دی علاوہ ازیں انھوں نے حدیث کی مستند کتابوں کو فارسی میں منتقل کر کے اور معارج النبوۃ کی ترتیب فرما کر ہندی مسلمانوں پر جو احسان کیا ہے، اسلامی تاریخ کا طالب علم کبھی فراموش نہیں کر سکتا۔ حقیقت یہ ہے کہ ۱۱ویں صدی میں مسلمانوں کی مذہبی، سیاسی، علمی اور سماجی اصلاح و تربیت کا سہرا حضرت مجدد الف ثانی اور شیخ عبد الحق محدث دہلوی کے سر ہے۔ ان دونوں بزرگوں نے اپنے زمانے کی مذہبی بے راہروی کو دور کیا اور علوم اسلامی کے احیاء کے لیے پُرخلوص جدوجہد کی۔

ڈاکٹر عبد الحق ممبر پبلک سروس کمیشن مدراس لکھتے ہیں :

"ہند میں مذہب کی بنیادیں کھوکھلی ہو رہی تھیں، شاہ صاحب کی ہمت اور خلوص کا نتیجہ تھا کہ ہندوستان میں علم حدیث کو فروغ حاصل ہوا"

(مقدمہ حیات شیخ عبد الحق محدث دہلوی)

کرد، در خدمت اہل علم شریف در مقام استقامت بنشانند، خواست کہ کتاب مشکوٰۃ المصابیح راکہ دریں روزگار بسمت تداول واشتہار موسوم است، شرح کند وانچہ بداینچہ کہ درکتب موسوم دیدہ واز مشائخ وقت شنیدہ! بخاطر فاتر رسیدہ بطالبان برساند۔" (اشعۃ اللمعات ج ا ص ۲)

"حرمین سے واپسی اور وہاں کے شیوخ سے روایت حدیث کی اجازت لینے کے بعد جب حدیث نبوی کی خدمت کی سعادت بندہ کو میسر ہوئی کہ مشکوٰۃ المصابیح کی جس کی غیر معمولی شہرت ہے، شرح لکھی جائی اور اس میں علماء نے اپنی کتابوں میں جو فوائد لکھے ہیں۔ یا جو شیوخ وقت سے ہم نے سنے ہیں یا جو ہمارے دل میں ہیں۔ ان کو طلباء کے سامنے بیان کر دیا جائے۔"

آگے چل کر حضرت شیخ فرماتے ہیں کہ بعض دوستوں نے فارسی میں شرح لکھنے پر زور دیا اور جب فارسی میں شرح لکھنے کا آغاز کر دیا گیا تو معلومات جمع کرنے کے بعد محسوس ہوا کہ اس کو فارسی میں تحریر کرنا مناسب نہیں۔ تاہم دوستوں کی بات ٹالی نہیں جا سکتی تھی اس لیے عربی اور فارسی دونوں میں شرح لکھ رہی ہے۔

یہ شرح بھی چار جلدوں میں ہے اور ۲۹۵۵ صفحات پر مشتمل ہے اور مطبع نولکشور لکھنؤ سے شائع ہو چکی ہے۔

ان چار جلدوں میں مضامین کی ترتیب یہ ہے؛

پہلی جلد میں علم حدیث و محدثین پر ۳۹ صفحات کا ایک مقدمہ ہے جس میں علم حدیث اور اقسام حدیث پر عالمانہ اور بصیرت افروز انداز میں تبصرہ کیا گیا ہے اور امام بخاریؒ، امام مسلمؒ، امام مالکؒ، امام شافعیؒ، امام احمد بن حنبلؒ، امام ابوداؤد، امام ترمذیؒ، امام نسائیؒ، امام ابن ماجہؒ، امام دارمیؒ، امام دارقطنیؒ، امام بیہقیؒ، امام رزین بن معاویہؒ، امام نوویؒ اور امام ابن جوزیؒ کے مختصر حالات لکھے گئے ہیں۔ اس کی احادیث کے پیش نظر ۱۳۰۵ھ میں مطبع اعظم جون پور سے اسے علیحدہ بھی شائع کیا گیا (حیات شیخ عبدالحق محدث دہلوی ص ۱۶۶)

اس مقدمہ کے علاوہ پہلی جلد میں درج ذیل کتابوں کا ترجمہ ہے۔

۱۔ کتاب الایمان ۲۔ کتاب العلم ۳۔ کتاب الطہارت ۴۔ کتاب الصلوٰۃ ۵۔ کتاب الجنائز۔

دوسری جلد میں ۶ کتابیں ہیں۔

۱۔کتاب الزکوٰۃ ۲۔کتاب الصوم ۳۔کتاب فضائل القرآن ۴۔کتاب الدعوات ۵۔کتاب اسماء اللہ تعالیٰ ۶۔کتاب المناسک۔

تیسری جلد میں ۹ کتابیں ہیں۔

۱۔کتاب البیوع ۲۔کتاب العتق ۳۔کتاب الحدود ۴۔کتاب الامارۃ والقضاۃ ۵۔کتاب الجہاد ۶۔کتاب الصید والذبائح ۷۔کتاب الاطعمہ ۸۔کتاب اللباس ۹۔کتاب الطب والرقی۔

چوتھی جلد میں ۲ کتابیں ہیں:

۱۔کتاب الآداب ۲۔کتاب الفتن

مرعاۃ المفاتیح فی شرح مشکوٰۃ المصابیح:

یہ شرح عربی زبان میں جمعیۃ اہلحدیث ہند کے ممتاز عالم ومحدث مولانا ابوالحسن عبیداللہ رحمانی مبارک پوری حفظہ اللہ تعالیٰ کی تصنیف ہے[۵]

---

[۵] مولانا عبیداللہ رحمانی برصغیر کے مشہور اہل حدیث عالم مولانا عبدالسلام صاحب مبارکپوری (م ۱۳۴۲ھ) صاحب سیرۃ البخاری کے صاحبزادے ہیں۔ محرم ۱۳۲۷ھ میں مبارک پور، ضلع اعظم گڑھ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی کتابیں عربی وفارسی اپنے والد محترم سے پڑھیں۔ ان کے علاوہ آپ کے اساتذہ میں مولانا غلام یحییٰ کان پوری، مولانا احمد اللہ امرتسری، مولانا حافظ عبدالرحمٰن اور مولانا ابوعلی محمد عبدالرحمٰن مبارکپوری (م ۱۳۵۲ھ) صاحب تحفۃ الاحوذی فی شرح جامع الترمذی کے نام قابل ذکر ہیں۔ تکمیل تعلیم کے بعد مدرسہ رحمانیہ دہلی میں حدیث کے مدرس مقرر ہوئے۔ انہی دنوں صاحب تحفۃ الاحوذی مکفوف البصر ہوگئے اور آپ کو ایک ایسے عالم کی ضرورت تھی جو فنون حدیث سے خاص مناسبت اور ادب سے ذوق رکھتا ہو تاکہ تحفۃ الاحوذی کی تکمیل میں ان کا ممد ومعاون ثابت ہوسکے چنانچہ آپ کی نظر انتخاب آپ پر پڑی اور دہلی سے واپس مبارک پور چلے گئے۔ یہاں آپ نے مولانا عبدالرحمٰن محدث مبارکپوری کی معیت میں دوسال کام کیا اور تحفۃ الاحوذی کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔ (تراجم علمائے حدیث ہند ج ۱ ص ۴۰۷)

آج کل آپ مبارکپور ہی میں قیام فرما ہیں اور علمی وتحقیقی کاموں میں مصروف ہیں (عبدالرشید عراقی)

مرعاۃ المفاتیح کی اب تک تین جلدیں شائع ہو چکی ہیں۔ دو جلدیں مبارک پور سے اور ایک جلد المکتبۃ السلفیہ لاہور سے اور یہ شرح ۸ جلدوں میں ہے:

مولانا ضیاء الدین اصلاحی لکھتے ہیں،

"اس شرح میں پہلے کی اکثر شرحوں کا خلاصہ آگیا ہے، لائق شارح نے حدیثوں کی مفصل تشریح کر کے ان کے معانی و مطالب کی پوری وضاحت کی ہے"!

"اس ضمن میں محدثین پر طعن و تشنیع کرنے، منکرین حدیث اور حدیثوں سے غلط نتائج مستنبط کرنے والوں کا جواب بھی دیا گیا ہے اور ان کے نقض و تضاد کو بھی رفع کیا گیا ہے"۔

"فقہی اختلاف نقل کرنے اور ائمہ فقہ و اجتہاد کے مذاہب و دلائل بیان کر کے مرجح قوی مسلک کی تعیین کی گئی ہے۔ شارح نے عموماً محدثین کے مذہب کی تصویب کی ہے اور مرجوح اقوال پر بعض جگہ رد و کد بھی کی ہے۔ حدیثوں کی مشکلات اور لغوی و معنوی مسائل کو حل کرنے پر خاص دھیان دیا گیا ہے۔ ان پر نقد و بحث کر کے ان کے درجہ و مرتبہ اور قوت و ضعف کی وضاحت بھی کی گئی ہے۔ رواۃ کے مختصر ترجمے اور بلاد و اماکن کے متعلق ضروری معلومات تحریر کیے گئے ہیں، مشکوٰۃ کی پہلی اور تیسری فصل میں صحیحین کی جو حدیثیں نقل کی گئی ہیں اگر ان کی تخریج دوسرے محدثین نے بھی کی ہے تو اس کا ذکر بھی کر دیا گیا ہے۔ اسی طرح دوسری حدیثوں کا نقل کے لیے جو حوالے دیے گئے ہیں اگر ان کی تخریج ان کے علاوہ دوسرے محدثین نے بھی کی ہے، تو ان کی تصریح کر دی گئی ہے۔ جہاں مصنف نے حوالے تحریر نہیں کیے ہیں وہاں حوالوں کی تخریج کی گئی ہے۔ اگر مصنف سے الفاظ حدیث نقل کرنے میں کوئی مسامحت ہوئی ہے تو اس کی تصحیح کر دی گئی ہے۔ یا اگر انہوں نے صحیحین کی جو حدیثیں پہلی فصل کی بجائے دوسری فصل میں اور دوسرے محدثین کی حدیثیں دوسری کے بجائے پہلی فصل میں بیان کی ہیں تو ان پر تنبیہ کی گئی ہے اور جن حدیثوں کو مصنف نے مختصر نقل کیا ہے اس کا پورا متن اس میں نقل کر دیا گیا ہے مسلسل حدیثوں پر نمبر دیے گئے ہیں۔ ابواب کی حدیثوں میں علیحدہ نمبر بھی دیے گئے ہیں۔ شرح میں کئی مفصل فہرستیں اور ایک مقدمہ ہے، اس میں اصول حدیث پر عالمانہ گفتگو کی ہے۔"

(تذکرۃ المحدثین ج ۲ ص ۲۶۴)

مشکوٰۃ کے اردو تراجم:

مشکوٰۃ المصابیح کے اردو میں بھی کئی تراجم ہوئے ہیں اور اس کے ساتھ شرح بھی کی گئی

ہے۔جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

مظاہر حق :

یہ اُردو میں مشکوٰۃ کا سب سے پہلا ترجمہ اور اس کی شرح ہے۔ترجمہ کی ابتداء مولانا شاہ محمد اسحق دہلوی (م ۱۲۶۲ھ) نے کی۔مگر پھر ان کے ایماء اور مشورہ سے مولانا قطب الدین خان دہلوی (م ۱۲۸۹ھ) نے اس کو شرح کی شکل دی۔اُردو میں ہونے کی وجہ سے اس شرح سے عوام کو بڑا فیض پہنچا۔ یہ شرح کئی بار چھپ کر مقبولیت عام حاصل کر چکی ہے۔

مظاہر حق کی زبان وطرز بیان کی قدامت کی بناء پر دارالعلوم دیوبند کے بعض فضلاء نے اس کو موجودہ دور کی سہل اور سلیس زبان میں معارف مشکوٰۃ کے نام سے شائع کیا ہے۔ پہلی جلد ۱۹۶۰ء میں شائع ہوئی۔شروع میں اصولِ حدیث کے مسائل ومباحث پر ایک مقدمہ بھی ہے (تذکرۃ المحدثین ج ۲ ص ۴۶۲)

اور اب دوسری جلدیں بھی شائع ہو چکی ہیں۔

اس کے علاوہ مشکوٰۃ المصابیح کے ترجمے مولانا حافظ محمد ابوالحسن سیالکوٹیؒ (م ۱۳۱۰ھ)، مولانا عبدالاوّل غزنوی (م ۱۳۱۳ھ) مولانا عبدالسلام بستوی ——— اور شیخ الحدیث مولانا محمد اسماعیل السلفی (م ۱۳۸۷ھ) نے بھی کیے ہیں۔مولانا عبدالاول غزنوی اور مولانا محمد اسماعیل کے ترجمے مطبوع ہیں۔